

عظیم اور زور آور فاتح

THE GREAT AND MIGHTY CONQUEROR

🕌 آپ کو، صبح بخیر۔ آپ سب کو، بہت بہت ”ایسٹر مبارک“ ہو! یہ عظیم ترین دنوں میں سے ایک ہے، یہ ہمارے خُداوند کے جی اُٹھنے کی یاد میں ہے۔ اور یہ دُنیا کی تاریخ کے عظیم ترین دنوں میں سے ایک ہے۔ یہ جی اُٹھنا ہے۔ اور ہم آج صبح، اِس عظیم ترین دن پر، یہاں آکر بہت زیادہ خوش ہیں۔ اور سورج کو طلوع ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اور زمین سے پھول کھل رہے ہیں، اور ہر چیز ایسٹر کا پیغام دے رہی ہے۔

اب آئیں ہم صرف ایک لمحے کیلئے اپنے سروں کو جھکاتے ہیں۔
(2) خُدا باپ، ہم تیری حضوری میں آئے ہیں۔ اور ہم تجھ سے توقع کر رہے ہیں، اور تُو آج صبح، ہمیں ایکسٹر آسمانی برکت سے نواز دے، اور ہماری جانوں میں ایسٹر کا زیادہ لمس عطا کر دے؛ تاکہ، جب ہم یہاں سے جائیں، تو ہم وہی بات کہیں، جو اُمّاؤس جانے والوں نے کہی تھی، ”کیا اُس کی حضوری کی بدولت، ہمارے دل جوش سے نہ بھر گئے تھے؟“ پس، ہم یہ اُسکے نام میں، اور اُسکے جلال کیلئے مانگتے ہیں۔ آمین۔

(3) مُقدس متی کی انجیل کے 28 ویں باب میں چلتے ہیں، یہ کتاب کے آخر میں ہے، اور 7 ویں آیت پڑھتے ہیں، میں متن کیلئے اسے پڑھنا چاہتا ہوں، تاکہ ہم اپنی عبادت میں آگے بڑھیں۔
اور جا کر جلد، اُس کے شاگردوں سے کہو کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ہے؛ اور، دیکھو، وہ تم سے پہلے گلیل کو جاتا ہے؛ وہاں تم اُسے دیکھو گے؛ دیکھو، میں نے تم سے کہہ دیا ہے۔

(4) بنی نوع انسان اور اِس زمین کے لوگوں کو بہت سارے عظیم احکامات دیئے گئے تھے۔ مگر

اس جیسا اہم حکم کبھی نہیں دیا گیا تھا؛ ”جا کر اُس کے شاگردوں سے کہو کہ وہ مردوں میں سے جی اٹھا ہے۔“ یہ حکم عظیم ہے۔ اور صرف اسی طریقہ سے یہ دیا جاسکتا تھا، اسلئے اس سے پہلے، ایک عظیم فتح کی ضرورت تھی۔

(5) ہمارے زمانے میں، اور گزرے ہوئے زمانوں میں، اور اس دُنیا کی عظیم تاریخ میں، اور اس کے عظیم، اور وسیع میدانِ جنگ میں بہت سے انسان آئے ہیں؛ اور بہت سے عظیم فاتح گزرے ہیں، اور بہت عظیم کام نسلِ انسانی کیلئے سرانجام دیئے گئے ہیں۔

(6) مثال کے طور پر، میرا خیال ہے، میں جلدی جاگ اٹھا تھا، اور پھر جلدی نیچے آ گیا تھا، اور مجھے مطالعہ کرنے کا زیادہ وقت نہیں ملا تھا۔ کیونکہ، میں نہیں جانتا تھا، کل رات کو نسا حصہ تھا، اور ان عبادات میں، میرے اور پاسٹر صاحب کے درمیان، آج کو نسا حصہ ہے۔ لیکن اپنے طریقے پر چلتے ہوئے، میں نے، آج صبح سوچا، کہ سب سے بہتر کونسی بات ہوگی جو میں اُسکے لوگوں کو بتاؤں، اور اُس پر پیغام سناؤں۔ تو میرے ذہن میں یہ بات آئی، ”جا کر اُسکے شاگردوں سے کہو۔“ اب، اُسکے شاگرد اُس کے ”پیروکار ہیں۔“ ایک شاگرد وہ ہے ”جو پیروی کرتا ہے۔“ اور پھر، میں نے اس موضوع کے بارے میں سوچا، عظیم اور زور آور فتح۔

(7) اور میں سوچ رہا تھا اس دُنیا میں ہمارے ہاں کتنے عظیم فاتح گزرے ہیں، اور انھوں نے انسانی زندگی کو بہتر بنانے کیلئے کیسے کیسے عظیم کام سرانجام دیئے ہیں۔ میں عظیم نیپولین کے بارے میں سوچ رہا تھا، اُسکے زمانے کو دیکھیں، تو وہ اتنا پاک فریج مین نہیں تھا، مگر اُسکے دماغ میں کچھ تھا۔ اول تو، اُس نے فرانس کو حقیر جانا، وہ اُسے پسند نہیں کرتا تھا۔ وہ جزیروں سے آیا تھا۔ لیکن اُسکے دماغ میں ایک خیال چل رہا تھا، کہ کسی دن وہ فتح کریگا۔ اور اسی وجہ سے اُس کے دماغ میں یہ باتیں چل رہی تھیں، کیونکہ اُسکے پاس کرنے کیلئے کوئی کام تھا۔

(8) پس ہر انسان کو چاہیے، اس سے پہلے آپ کوئی کام کریں، آپ کے پاس کوئی مقصد ہونا چاہیے، کوئی متبادل ہونا چاہیے، کچھ ایسا ہونا چاہیے جس پر آپ کام کر رہے ہوں، اور با مقصد کام کر رہے ہوں، کیونکہ کام کرنے کیلئے کوئی مقصد ہونا چاہیے۔

(9) اور ہم سب جانتے ہیں، اگر ہٹلر کی تاریخ دیکھیں..... یا، ہٹلر کی نہیں، بلکہ نیولین کی۔ کی تاریخ دیکھیں، تو وہ چاند، اور ستاروں کو بد لئے نکلا تھا۔ پس اُس نے اس شدت سے کام کیا، اور پُر امید رہا؛ اور اُس نے ایک بار ایسا کیا، اور اُس نے فتح پائی۔ اور وہ فرانس میں آیا، اور وہ ایک عظیم جنگجو بن گیا تھا۔ اُس نے بہت سارے انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا، کیونکہ وہ اُس کے ساتھ متفق نہیں تھے۔ پس جو کوئی بھی اُس کے خلاف تھا، اُس نے اپنے سارے ملک سے اُس کا صفایا کر دیا۔ اُس نے اُسے بالکل مٹا دیا، پس اُس نے اسی طریقے سے کام کیا۔ اگر وہ اس طریقے سے نہ کرتا، تو اُس کے خلاف ہمیشہ کوئی نہ کوئی اُٹھ کھڑا ہوتا، مگر اُس کا عظیم منصوبہ اُس کے ذہن میں تھا۔ اور اُس نے اپنی زندگی داؤ پر لگا دی، کیونکہ وہ اپنی پوری بادشاہی کو کامل بنانا چاہتا تھا جتنی وہ بنا سکتا تھا۔

(10) اب میں ایک عظیم فاتح کے بارے میں سوچ رہا ہوں، اور میرا خیال ہے اس سلسلے میں آپ بھی میری پیروی کر رہے ہیں۔ اُس کی بادشاہی کی ہر چیز اُس کیلئے ہے۔ یہ دل، یہ جان، اور یہ بدن، اُس کیلئے ہے۔ اور اُس کے خلاف کچھ بھی نہیں ہونا چاہیے۔ کوئی بھی چیز جو اُس کے خلاف ہے، اُسے رد کر دیا جائیگا۔ اُس کے پاس اُس کیلئے ہر چیز کامل ہونی چاہیے۔ اور جب.....

(11) نیولین نے، تو ہیں، بندوقیں، گولیاں، تلواریں، اور باقی ہتھیار لے لیے۔ اور وہ اس ایک خیال کے ساتھ نکلا، کہ وہ دُنیا کو فتح کر لیگا۔ اور عملی طور پر، اُس نے تینتیس سال کی عمر میں ایسا کیا۔ اور جب وہ ایک جوان شخص تھا، تو وہ قدغن لگانے والا تھا۔ اور اُس کی عظیم شہرت نے اُسے بڑا خود ساختہ بنا دیا تھا؛ اور یہ سلسلہ اُس کے اعصاب پر سوار ہو گیا تھا، اور وہ تینتیس سال کی عمر میں، شراب کے نشے میں دھت ہو کر مر گیا تھا۔ اُسے مقبولیت ملی، مگر وہ قائم نہ رہ سکا۔ اور میں اس آدمی کے بارے میں سوچتا ہوں، جس نے، تینتیس سال کی عمر میں، دُنیا فتح کر لی اور شراب میں دھت ہو کر مر گیا، اور اپنی شہرت کی بدولت، اُس نے اُسی اصول کو کھودیا جس کے لئے وہ لڑ رہا تھا۔ اور وہ ایک۔ ایک قسم کا نمونہ تھا، یا، نمونہ نہیں، بلکہ میں کہتا ہوں، وہ شیطان کا آلہ کار تھا۔ اور اُس نے دُنیا سے لڑنے کی کوشش کی، مگر وہ تینتیس سال کی عمر میں، ناکام ہو گیا۔

(12) لیکن، اوہ، وہ عظیم، اور زور آور فاتح جس کے متعلق میں بات کرنے لگا ہوں، اُس نے

تینتیس سال کی عمر میں، زمین اور جہنم کی۔ کی ہر ایک چیز کو فتح کر لیا تھا۔ اور وہ تینتیس سال کی عمر میں، ایک عظیم اور زور آور فاتح بن گیا تھا!

(13) میں اُن بڑی جنگوں کے بارے میں سوچ رہا ہوں جو میدانِ جنگ میں لڑی گئیں۔ ہمیں معلوم ہے، اور نپولین کا اختتام ہو گیا تھا، اور وائٹلو پر وہ اپنے انجام کو پہنچا گیا تھا۔ کچھ زیادہ عرصہ نہیں ہوا، کہ مجھے یہ شرف حاصل ہوا، کہ اُس کے رتھوں کے کھنڈرات، اور گھڑ سواروں اور آدمیوں کو دیکھوں جو مصنوعی طریقے سے بنائے گئے ہیں، اور میدانِ جنگ میں لڑے تھے۔ اور وہاں رتھوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے، اور پیسے ٹوٹ ہوئے تھے، اور ٹھیک میدانِ علاقوں میں بکھرے ہوئے تھے، اور بڑی نمائش کیلئے انہیں تیار کیا گیا تھا۔

(14) اور یہ کیسا موازنہ ہے: اس تینتیس سالہ آدمی کو دیکھیں، جسکی بڑی جنگ اور فتح کی یادگاری رسوائی کیلئے پڑی ہوئی ہے، پھر یروشلم کی جانب چلیں، اور وہاں ایک عظیم اور زور آور فاتح کی یادگاری کیلئے، ایک خالی قبر پڑی ہوئی ہے۔

(15) کسی نہ کسی طرح، فتح کرنے میں کچھ تو ہے۔ ہمارے ہاں کوئی ایسی چیز ہے جس کیلئے ہم لڑتے ہیں، اگر ہمارے بدن میں کوئی بیماری ہے، اور ہم موت اور زندگی کے درمیان لڑ رہے ہیں، اور جب ہم دیکھتے ہیں اس پر قابو پا چکے ہیں تو یہ ایک بڑی فتح ہوتی ہے۔ اگر ہم کسی بُری عادت سے لڑ رہے ہیں، یا کسی بڑی چیز سے لڑ رہے ہیں جو ہمیں گھیرے ہوئے ہے، اور جب ہم اُس پر فتح پالیتے ہیں تو عظیم جھنڈا اُہرایا جاتا ہے۔ تو پھر ہمارے اندر، ہمارے دل میں ایک عجیب سا احساس پیدا ہو جاتا ہے، پھر ہم ایک فاتح بن جاتے ہیں۔

(16) اب میں پچھلی جنگ کے بارے میں سوچ رہا ہوں، کیسے ہٹلر نے وار سا پر قبضہ کیا تھا۔ اور جرمن لوگوں کا خیال تھا یہ اُن بڑی فتوحات میں سے ایک ہے جو ہو سکتی تھی، کیونکہ اُن کے عظیم چیف کپتان، ایڈولف ہٹلر نے، وار سا میں ایک ہی باری میں سب کچھ ڈبو دیا تھا، پلوں کو گرا دیا تھا، اور بڑے پل گر گئے تھے۔ اور اخبارات میں پل گرنے کی زبردست تصویریں چھپیں تھیں۔ جرمن لوگوں نے سڑکوں پر مارچ کیا، اور اُنھوں نے ڈرم بجائے اور سیٹیاں بجائیں، اور ہزاروں جہاز اُس کے پاس

سے گزرے، اور اُس نے اپنی پہلی عظیم فتح حاصل کی۔ سکندر اعظم، اور نپولین کی طرح، یہ بھی دُنیا فتح کرنے لگا تھا، لیکن اسکا انجام کیا ہوا؟ ذلت و رسوائی۔ یقیناً، ایسا ہی ہوا۔

(17) مجھے یاد ہے جب اُنھوں نے عظیم برما پاس کو تعمیر کیا تھا۔ اور وہاں سے..... وہ پہاڑ کے اوپر سے گزرے تھے..... شاید، آج صبح کچھ لڑکے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، جنھوں نے اُس عظیم شاہراہ کو پار کیا تھا۔ یہ کتنا کٹھن کام تھا! اور اس پر کتنی محنت کرنی پڑی تھی، مگر اُنھوں نے یہ مشکل کام کر دکھایا! برما پاس کو تعمیر کرنے میں بہت زیادہ رقم، بلکہ لاکھوں ڈالر خرچ ہوئے! اور اس کام کو سوراخ جام دیتے ہوئے، کئی لڑکوں نے اپنی جانیں کھودیں! اور پھر آخر کار، تھوڑے عرصے بعد، جب راستے کا آخری میل بھی طے ہو گیا، اور شاہراہ مکمل ہو گئی، تو پھر لوگوں کی جانب سے فتح کے نعرے بلند ہو گئے! اُن کے پاس ایک شاہراہ بن گئی جس سے وہ پہاڑوں کو بھی پار کر سکتے تھے، اور فتح حاصل کر سکتے تھے۔

(18) میں ایک اور شاہراہ کے بارے میں سوچ رہا ہوں، جس کی خاطر ایک دن ہمارے مقدس خُداوند کو اپنی جان دے کر قیمت چکانی پڑی تھی۔ یہ صرف زمین پر ایک شاہراہ نہیں تھی، بلکہ یہ ایک ایسی شاہراہ تھی ”جو مقدس شاہراہ کہلائی“، جس سے کوئی ناپاک گزر نہیں پائے گا، بلکہ صرف وہی لوگ گزریں گے جنھیں چھاپ لگا دی گئی ہے۔ صرف وہ لوگ جو مسیح کی طرف ہیں، وہ لوگ ہی اُس شاہراہ سے گزریں گے۔

(19) عظیم فتوحات ہو چکی ہیں۔ آج ہم میں سے بہت سارے لوگ پہلی جنگِ عظیم کے بارے میں اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ مجھے یاد ہے جب میں محض ایک چھوٹا لڑکا تھا، تو میں نے بھی سیٹیوں کی آواز سنی تھی، اور کسانوں نے، کھیتوں میں، اپنے گھوڑوں کو روک لیا تھا، اور اپنی ٹوپوں کو لہرایا تھا۔ وہ چیختے چلاتے رہے۔ وہ شور مچاتے رہے۔ کیا ہوا تھا؟ جنگ ختم ہو چکی تھی۔ اور فتح ہو چکی تھی۔ جس عظیم معیشت کیلئے ہم لڑ رہے تھے، آخر کار ہمیں فتح نصیب ہو گئی تھی۔

(20) میں آخری عالمی جنگ کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ میں سڑک کے ایک پار رہتا تھا۔ اور جب سیٹیاں بچنا شروع ہوئیں، تو لوگ صحنوں میں بھاگنے لگے، اور خواتین نے اپنے اپیرن، اُتار کر، اُنھیں ہوا میں لہرانا شروع کر دیا۔ گولیاں درختوں کے درمیان سے گزر رہی تھیں۔ سیٹیاں بج

رہی تھیں۔ سڑکوں پر گاڑیاں دوڑنے لگیں۔ اور لوگ اپنے گھٹنوں کے بل ہو گئے، اور اپنے ہاتھوں کو اٹھا لیا۔ اور وہ چلا اُٹھے۔ وہ رو پڑے۔ کیوں؟ کیونکہ جنگ ختم ہو گئی تھی۔ اور وہ پیارے لوگ، پیارے لڑکے جو سمندر کے اُس پار تھے، جلد ہی اپنے اُن لوگوں سے ملنے ایک بار پھر گھر واپس آئیں گے۔ کیسی شاندار فتح تھی! کیسا وقت تھا، اور ہر ایک دل کیلئے ایک سنسنی خیز لمحہ تھا! کیسی جو بلی تھی! اُس رات، سب لوگ خوشی کی حالت میں تھے، آپ جا کر ریسٹورنٹ میں کھانا کھا سکتے تھے، اور اُس کی ادائیگی کیے بغیر باہر جا سکتے تھے، کیونکہ سب ٹھیک ہو گیا تھا۔ آپ کسی اور آدمی کی گاڑی استعمال کر سکتے تھے کیونکہ سب ٹھیک ہو گیا تھا۔ آپ مانگ سکتے تھے جو آپ کو چاہیے تھا، اور وہ آپ کو مل جاتا تھا۔ پس کیوں؟ کیونکہ فتح ہو چکی تھی۔ لڑکے گھر آ رہے تھے۔ جنگ ختم ہو چکی تھی۔

(21) اور میرے بھائی، میں سوچ رہا ہوں، یہ بہت بُری بات ہے کہ اس قسم کے احساسات ہر وقت کیوں نہیں رہتے ہیں۔ مگر، مسیحیوں کیلئے، آج صبح، فتح ہو چکی ہے۔ خوشی کی گھنٹیاں بج رہی ہیں۔ خُدا اور انسان کے درمیان، جنگ ختم ہو چکی ہے۔ فتح ہو چکی ہے۔

(22) اِس سے پہلے کوئی فتح حاصل کی جائے، اُس کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ اوہ، بہت قیمتی ہیں! بعض اوقات یہ بہت بڑی ہوتی ہیں، اور بڑے بڑے زخموں کے نشان چھوڑ جاتی ہیں، اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہیں۔ لیکن، پہاڑ حاصل کرنے کیلئے، ہمارے پاس وادی کا ہونا ضروری ہے۔ اس سے پہلے ہم سورج کی روشنی حاصل کریں، ہمیں بارش کی ضرورت ہے۔ اس سے پہلے ہم دن حاصل کریں، ہمیں رات کی ضرورت ہے۔ اس سے پہلے ہم دُست حاصل کریں، اُنہوں نے غلطی کی، ورنہ آپ کو کبھی معلوم نہ ہوتا غلط کیا ہے۔

(23) لیکن سب سے بڑی جنگ جو کبھی جیتی گئی تھی اُسے فتح کرنے کیلئے، ایک ہستی نے بہت سال پہلے، جلال سے قدم باہر رکھا۔ لیکن اُس نے اپنے لئے کسی فرشتے کی شکل اختیار نہ کی۔ اُس نے کسی عظیم شخصیت کی شکل اختیار نہ کی۔ بلکہ وہ اس بات کو ثابت کرنے آیا تھا، جنگ جیتنے کیلئے گولیوں اور ہندوتوں، اور ایٹم بموں کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک بچے کی طرح، اُس نے اپنے آپ کو عاجزی کے لباس میں ملبس کیا، اور چرنی میں پیدا ہو گیا۔ اور جب وہ آیا، تو اُس کی پیدائش کیلئے جگہ نہیں

تھی۔ میں چاہتا ہوں آپ اُس مختلف سامان کو دیکھیں، جو اُس نے جنگ کیلئے استعمال کیا تھا۔

(24) اور دیکھیں، آدم کی پوری نسل غلامی میں تھی۔ دیکھیں وہ یہاں، بغیر اُمید، بغیر خُدا، بغیر امکان، اور بغیر رحم کے تھے، اور کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو اُن کی مدد کر سکتی تھی۔ بڑے دشمنوں نے، کھوئے ہوئے لوگوں کو نچلے علاقے کی، تاریکی میں بند کر دیا تھا۔ اور باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ اور مدد کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ اور کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اور لگتا تھا، یہ مکمل طور پر کھو چکے ہیں۔

(25) لیکن ہمارا ہیرو، وہ جلال کے پھانک سے باہر نکلا، اور نیچے آ گیا!

(26) کیونکہ، زمین پر کوئی ایسا انسان نہیں تھا جو اِس کام کو سرانجام دے سکتا تھا۔ اگر دُنیاوی طور پر بات کروں، تو وہ سب کے سب، ایک ہی کشتی میں سوار تھے۔ کیونکہ ہم، سب نے، ”گناہ میں جنم لیا، اور بدی میں صورت پکڑی، اور دُنیا میں آ کر جھوٹ بولا۔“ اور ہم میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ ہم بے بسی، اور شکست خوردہ، اور افراتفری کی حالت میں کھڑے ہوئے تھے، اور بکھرے ہوئے تھے۔ ہم شریعت اور رسومات کو قائم نہ رکھ پائے، اُنکی کمزوریوں اور باقی باتوں کی تلاش میں رہے، ہم یہ نہ کر سکے۔ اور یوں لگتا تھا ساری نسل انسانی برباد ہو گئی ہے۔

(27) اور پھر وہ، آ گیا۔ کیونکہ، ”وہ ابتدا میں تھا،“ بائبل فرماتی ہے، ”وہ کلام تھا۔“ وہ لوگوں تھا جو خُدا سے نکلا تھا۔ اور لوگوں، ابتدا میں، کلام تھا۔ اور وہ کلام بن گیا۔ اور پھر ایسٹر کے جلالی دن وہ زندہ ہو گیا، اور پھر وہ صرف کلام نہ رہا، بلکہ وہ اپنے کلام کا سردار کا بن بھی گیا۔ اوہ، کیا جلالی بات ہے، بھائی نیول! ذرا اِس بارے میں سوچیں وہ صرف کلام ہی نہیں، بلکہ وہ اپنے کلام کا سردار کا بن بھی ہے! ہم اِس پر کیسے شک کر سکتے ہیں؟ پھر ہم کیسے اُس کیساتھ چل سکتے ہیں اگر ہمارا یہ ایمان نہیں ہے کہ جو ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں ملتا ہے؟ پس، وہ کلام ہے اور کلام کا شفاعتی بھی ہے! لوگوں کلام بن گیا، اور دیکھیں کلام جسم بن گیا؛ اور پھر وہی جسم جو کلام بن گیا تھا، جلال میں اُٹھا لیا گیا، اب سردار کا بن، بذاتِ خود، اپنے کلام کی شفاعت کر رہا ہے۔

(28) اسی چیز کی ضرورت ہے! یہی وہ مواد ہے جو کلیسیا کے پاس ہے۔ کیسا ہتھیار ہے! اِس

جیسا کوئی نہیں۔ وہ کلام تھا۔ اور جب وہ آیا، تو وہ ایک چرنی میں پیدا ہوا۔ اور اُس نے I-o-v-e کا

ہتھیارا استعمال کیا، یعنی محبت، تاکہ دُنیا کو فتح کرے؛ فوج کی گولیوں سے نہیں، مشین گنوں اور ٹینکوں سے نہیں۔ دیکھیں وہ ایک مختلف انداز میں آیا۔ وہ محبت کی صورت میں آیا۔ کیونکہ وہ محبت تھا۔

(29) ایک وقت تھا، جب میں ایک چھوٹا لڑکا تھا، اور میں سوچتا تھا مسیح مجھ سے محبت کرتا ہے، اور خُدا مجھ سے نفرت کرتا ہے؛ کیونکہ مسیح میری خاطر مواتھا، مگر خُدا میرے خلاف تھا۔ لیکن پھر میں جان گیا مسیح خُدا کا دل ہے۔ ”خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی، کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا، تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو، بلکہ ابدی زندگی پائے۔“

(30) اب، سب سے پہلی چیز، جو وہ فتح کرنے آیا۔ وہ نفرت تھی جسکی بنیاد شیطان نے دُنیا میں رکھی تھی۔ وہ نفرت کو فتح کرنے آیا۔ دُنیا کی جنگوں میں، جب ہم اپنی لڑائیاں، وغیرہ جیتتے ہیں، تو نفرت کو، مسلسل، بلکہ ہمیشہ چھوڑ دیتے ہیں؛ کیونکہ، اِس قسم کی جنگیں ہمیشہ دشمن کی طرف سے ہوتی ہیں۔ مگر مسیح محبت کیساتھ آیا، تاکہ نفرت کو فتح کرے، اور اُن سے محبت کرے جو محبت کے قابل نہ تھے۔ وہ ایک مختلف ہتھیار کیساتھ آیا۔ اُس نے خود کو پست کر دیا، ”فرشتوں سے کمتر بن گیا،“ تاکہ موت کا مزہ چکھے، اور ایک مثال قائم کر دے۔ اور جب وہ یہاں زمین پر تھا، تو وہ انسانوں کے درمیان چلتا پھرتا رہا۔

(31) جب اُس نے بیماروں کو شفا دی، تو اُس نے اپنے جنگی ہتھیاروں کو ثابت کیا۔ جب اُس نے پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیکر، پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلایا، تو اُس نے ثابت کیا وہ ہر قسم کی ایٹمی صلاحیت پر قدرت رکھتا ہے۔ پس اُس نے صرف مچھلیوں کو نہیں بڑھایا، بلکہ اُس نے بھی ہوئی مچھلیوں کو بڑھایا۔ اُس نے صرف گندم کی روٹیوں کو نہیں بڑھایا، بلکہ اُس نے پکی ہوئی گندم کی روٹیوں کو بڑھایا۔ اِس سے ثابت ہو گیا تھا وہ عظیم اور زور آور فاتح ہے! اُس نے کنویں سے نکلا ہوا پانی صرف حاصل نہیں کیا، بلکہ اُس کنویں سے نکلے ہوئے پانی کو، مے میں، تبدیل کر دیا۔ اُس نے ثابت کر دیا تھا وہ فتح کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور اُس نے محبت کی، کیونکہ اُس کا ہتھیار محبت تھا۔ اب دھیان دیں۔

(32) اور پھر اُس نے ایک دن یہ کیا، وہ لعزر کی قبر کے قریب چلا گیا، اور وہ شخص، مردہ تھا، اور

چار دن پہلے اُسے دفنایا گیا تھا۔ اور جو لوگ وہاں کھڑے تھے، اُنھوں نے کہا، ”اب تو اُس سے بدبو آتی ہے۔“ اُس کی ناک اندر دھنس گئی تھی، اور کھال کے کیڑے اُس کے بدن میں ریگ رہے تھے۔ اور زور آور فاتح، یسوع وہاں کھڑا تھا، اور وہاں کھڑے ہوئے، اُس نے مریم اور مرتھا سے کہا، ”کیا میں تم سے نہ کہا تھا، اگر تم ایمان لاؤ گی، تو خدا کا جلال دیکھو گی؟“ اُس نے یہ بات تھوڑی دیر پہلے ہی کہی تھی (جب اُنھوں نے کہا تھا، ہمارا بھائی مرچکا ہے،“ اور وغیرہ وغیرہ)، اُس نے کہا، ”قیمت اور زندگی میں ہوں! جو مجھ پر ایمان لاتا ہے، گویا وہ مر جائے، تو بھی زندہ رہے گا۔ اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے، وہ ابد تک کبھی نہ مرے گا۔ کیا میں نے تمہیں نہیں بتایا کہ ابدی، اور بیش قیمت توت میرے اندر موجود ہے؟“ اُس نے صرف یہ بیان نہیں دیا تھا، بلکہ وہ ہر اُس بات پر قادر تھا جو اُس نے کہی تھی، کیونکہ وہ زور آور فاتح تھا۔

(33) خدا اُس میں سکونت کرتا، اور رہتا تھا، اور انسانی جسم کے پردہ میں چھپا ہوا تھا، جیسے کوئی انسان، لیکن اُس کے اندر قادرِ مطلق خدا کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں، بلکہ عظیم اور زور آور فاتح تھا۔ اور وہ دوبارہ تخلیق کر سکتا تھا۔ وہ نئی چیزیں تخلیق کر سکتا تھا۔ وہ بول سکتا تھا، اور جو کچھ وہ بولتا اُسی سکینڈ ہو جاتا۔ لیکن، اُس نے اپنے آپ کو فروتن بنایا، اور وہ پست ہو گیا۔ وہ ایک نمونہ دینا چاہتا تھا۔ وہ ایک ٹھیک قسم کا فاتح بننا چاہتا تھا، اور وہ تھا۔ اور، اُس نے خود کو ثابت کیا۔

(34) میں نے اکثر عبادات میں کہا ہے، اور ہو سکتا ہے آج صبح بھی، لوگوں کے اس گروہ میں، اس خوبصورت ایسٹرنی صبح میں یہ گواہی دوں۔ ایک خاتون، فلاں فلاں کلیسیا سے تعلق رکھتی ہے اور وہ خداوند یسوع کے خون پر یقین نہیں رکھتی۔ ”جبکہ لکھا ہوا ہے بغیر خون بہائے، گناہوں کی معافی نہیں ہے۔“ اُس عورت نے مجھ سے کہا یسوع صرف ایک نبی تھا، اور ایک اچھا آدمی تھا، اور تم اُسے خدا کہتے ہو۔ میں نے کہا، ”وہ خدا تھا۔ وہ الوہیت تھا۔“

اُس نے کہا، ”تم اُسے بہت بڑا بنانے کی کوشش کر رہے ہو۔“

(35) میں نے کہا، ”ایسے کوئی الفاظ نہیں ہیں جو اُس کی عظمت کو بیان کر پائیں!“ اسیلے انسانی

زبان کبھی بھی اُسکا اظہار نہیں کر پائی!

(36) ایک دن ایک شخص سے بات ہو رہی تھی، وہ واشنگٹن، ڈی سی کا ایک سفارت کار تھا، اور اُس نے بتایا تھا، ہم وہاں ناشتے پر ایک ساتھ - ایک ساتھ اکٹھے تھے وہاں اُس نے ایک چھوٹی سی گواہی دی تھی، اُس نے کہا، ”بھائی برتنیم، میں اپنی ساری زندگی لو تھرن رہا ہوں۔ لیکن،“ اُس نے کہا، ”ایک دن میں ایک پرانی طرز کی بیداری کی میٹنگ میں شامل ہوا تھا،“ اور کہا، ”میں نے مذبح پر گھٹنے ٹیک دیئے، کیونکہ میں خدا کے ساتھ ایک تجربہ کرنا چاہتا تھا۔“ اُس نے کہا، ”اور جب میں اپنے گھٹنوں کے بل تھا.....“ اب، یہ شخص واشنگٹن کا ایک سفارت کار تھا اور اس نے پریزیڈنٹ کونج کے ماتحت بھی خدمات سرانجام دی تھیں۔ اور جب اُس نے ”اوپر دیکھا،“ اُس نے کہا، ”میں نے یسوع کو رویا میں دیکھا۔“ اُس نے کہا، ”میں روانی سے، نو مختلف زبانیں بول سکتا ہوں۔“ اُس نے کہا، ”لیکن میں اُن نوزبانوں میں سے، ایک لفظ بھی نہ کہہ پایا۔“ اُس نے کہا، ”اور میں نے اپنے ہاتھ اٹھا لیے، اور خدا نے مجھے ایک نئی زبان دی، تاکہ اُس سے بات کر سکوں۔“ اور اُس نے کہا، ”میں نے صرف اُس کے چہرے کا جلال ہی دیکھا تھا۔“

(37) اُس خاتون نے مجھ سے کہا، اُس نے کہا، ”بھائی برتنیم، یسوع ایک انسان کے سوا اور کچھ نہیں تھا، صرف ایک نبی تھا۔“

میں نے کہا، ”میری بہن، وہ خدا تھا۔“

(38) اُس خاتون نے کہا، ”تم اُسے خدا بناتے ہو، لیکن وہ ہے نہیں۔“ خاتون نے کہا، ”جب وہ لعزر کی قبر پر تھا، تو بائبل بیان کرتی ہے، وہ رویا۔“

(39) یقیناً، وہ خدا کا دل تھا۔ اُس نے اُسی طرح دکھا اٹھایا جیسے ہم دکھا اٹھاتے ہیں۔ اُس کا اسی طرح کا بدن تھا جیسا ہمارا بدن ہے۔ اُس نے بدن میں ہوتے ہوئے وہی خواہشات اور باقی چیزیں، برداشت کیں، جو ہم برداشت کرتے ہیں۔ اور، ایک کامل قربانی بننے کیلئے، اُسے یہ کرنا پڑا تھا۔ اور اُس نے یہ کیا۔ مگر میں نے کہا.....

خاتون نے کہا، ”مگر لعزر کی قبر پر، وہ رویا۔“

(40) میں نے کہا، ”لیکن، اوہ، خاتون، یہ ٹھیک ہے۔ جب وہ رو رہا تھا، تو وہ ایک انسان تھا۔ مگر

جب وہ قبر کے نزدیک کھڑا ہوا، تو وہاں ساکن مردہ پڑا ہوا تھا، وہاں سڑا ہوا بدن پڑا ہوا تھا، جو کفن میں بندھا ہوا تھا، پھر اُس نے کہا، ”پتھر ہٹاؤ“ اور اُس نے اپنے چھوٹے بدن کو جھٹکا، اور کہا، اے لعزہ، باہر آ جا! اور وہ آدمی جسے مرے ہوئے، چار دن ہو گئے تھے، وہ اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا۔“

(41) یہ کیا تھا؟ سڑا ہٹ نے اپنے خالق کو پہچان لیا۔ جان نے اپنے خالق کو پہچان لیا۔ اور اُس عظیم اور زور آور فاتح نے وہاں ثابت کر دیا، وہ موت، اور جہنم، اور قبر پر قدرت رکھتا ہے۔

(42) یقیناً، یہ بات ہمارے دل کو پُر جوش کر دیتی ہے۔ آپ شور و غل، اور نرسنگے پھونکنے کی بات کرتے ہیں؟ آج صبح دُنیا میں ایسا جشن ہونا چاہیے، جیسا کبھی نہیں ہوا، پس اُسکے لوگوں کے نعرے اور پکار ہونی چاہیے، کیونکہ یہ یادگار دن ہے جب اُس نے آخری دشمن موت کو فتح کیا تھا، اور ہم قیدیوں کو آزاد کر دیا تھا۔

(43) ہاں، وہ ایک انسان تھا۔ یہ سچ ہے۔ اُس نے ثابت کیا وہ ایک انسان تھا، اور اُس نے یہ بھی ثابت کیا وہ ایک خدا تھا۔

(44) ایک رات ایسا ہوا، ایک بہت بڑی، بھری ہوئی جھیل تھی، جس نے ہزاروں جانوں کو ہلاک کر دیا تھا..... شاید آج صبح بھی، آپ میں سے کئی ایسی مائیں یہاں پر موجود ہوں، جنکے بچے پھرے ہوئے سمندر میں ڈوب گئے ہوں، ہوسکتا ہے کہ وہ اس دُنیا کے وسیع میدانِ جنگ میں لہروں کے نیچے ڈوب گئے ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کے کچھ پیارے، سمندر کی تہہ میں پڑے ہوں۔

(45) ایک رات وہ ایک چھوٹی کشتی میں لیٹا ہوا تھا، اور جھیل کی لہریں ادھر ادھر زور سے، ایک کاک کی طرح اُٹھ رہی تھیں، وہ اٹھا، اور اُس نے اپنا پاؤں کشتی کی بریل پر رکھا، اور اُس نے آسمان کی جانب دیکھا، اور کہا، ”ساکن ہو جا۔“ اور اُس نے، لہروں سے کہا، ”تھم جاؤ!“ اور وہ زور آور جھیل ہموار ہو گئی یہاں تک کہ اُس پر ایک لہر بھی نہ رہی۔ یقیناً، وہ تھا!

(46) یہ سچ ہے اُسے ایک انسان کی طرح بھوک لگتی تھی۔ جب وہ پہاڑ سے نیچے آیا تو اُسے بھوک لگی ہوئی تھی، اور وہ کچھ کھانے کیلئے ایک درخت کی جانب گیا، یہاں وہ ایک انسان تھا۔ لیکن جب اُس نے پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیکر، پانچ ہزار لوگوں کو سیر کیا، تو وہ ایک انسان سے بڑھ کر تھا۔

(47) اور جب وہ اُنیس سو سال پہلے، جمعے کے دن، صلیب پر لٹکا ہوا تھا، اور وہ رحم کیلئے پکار رہا تھا، ”اے میرے خُدا، اے میرے خُدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟“ تو وہ ایک انسان کی طرح موار۔ مگر اُنیس سو اور کچھ سال پہلے، آج کی صبح، اُس نے ثابت کر دیا وہ کون تھا! اُس نے اپنی مسیحانہ آخری مہر اُس وقت لگائی جب اُس نے موت کی رسیوں کو توڑ دیا اور جہنم کو پارہ پارہ کر دیا، اور قبر سے زندہ ہو کر، فتح کا نعرہ مارا، ”میں ابد الابد زندہ رہوں گا! اور، چونکہ، میں زندہ ہوں، تم بھی زندہ رہو گے!“

(48) یہاں فاتح ہے! آپ رومالوں کو اُتارنے اور انھیں لہرانے کی بات کرتے ہیں؟ لوگ کہتے ہیں ہم پاگل ہیں اسلئے کہ ہم نعرے لگاتے ہیں اور ہم بھاگ دوڑ کرتے ہیں، اور چختے چلاتے اور شور کرتے ہیں۔ مگر لوگوں نے کبھی آسمانی فتح کی ارتعاش کو محسوس ہی نہیں کیا، دیکھیں، ”جنگ ختم ہو چکی ہے!“ اور ہمارے عظیم اور زور آور فاتح نے ہر چیز کو فتح کر لیا ہے! وہ آج صبح، اکیلا کھڑا ہے، اور اُسے کوئی چھو بھی نہیں سکتا!

(49) جب وہ زمین پر آیا، تو لوگوں نے اُسے سب سے گھٹیا نام دیا لوگوں نے اُسے جنونی کہا، اُنھوں نے اُسے بعلز بول، ”یعنی بدروحوں کا سردار کہا۔“ یہ سچ ہے۔ وہ زمین کے سب سے نچلے ترین شہر، ریمو میں گیا، اور اُس شہر کے سب سے چھوٹے آدمی نے بھی اُسے اوپر سے نیچے دیکھا۔ لیکن خُدا نے، اُنیس سو سال پہلے، اُسے اوپر اُٹھا کھڑا کیا! انسان نے اُس کے ساتھ سب کچھ کیا۔ لیکن، محبت کے ہتھیار سے، اُس نے ہر شیطان کو فتح کر لیا۔

(50) اسی واسطے خُدا نے بھی اُسے بہت سر بلند کیا، اور آسمان اور زمین پر اُسے وہ نام بخشا جو سب ناموں سے اعلیٰ ہے۔ اور آسمان پر ہر نام ”یُوع نام پر جھکتا ہے!“ ہر فرشتہ، ہر بادشاہ، اور ہر ایک چیز ”یُوع نام پر جھکتی ہے!“ ہر ایک زبان اُس کا اقرار کرے گی، اور ہر ایک گھٹنا اُس کے سامنے جھکے گا۔ اور وہ سب آسمانوں سے بھی اوپر چڑھ گیا، یہاں تک کہ اُسے آسمانوں کو دیکھنے کیلئے بھی نیچے دیکھنا پڑتا ہے۔ یہ وہ زور آور فاتح ہے! یہی وہ ہے جس نے یہ کیا! پچھلی رات، ہم نے یہ سیکھا تھا، جب وہ قبر سے باہر آیا، تو اُس کے بعد، اُس کے پاس موت اور عالم ارواح کی کنجیاں تھیں جو اُس کے پہلو میں لٹک رہی تھیں، آمین، ”اور اُس نے کہا خوف نہ کر، میں وہی ہوں جو مر گیا تھا، اور دیکھ میں ابد الابد

زندہ رہوں گا۔ اور“ (لفظ اور جوڑنے کیلئے استعمال ہوا ہے) ”موت اور عالم ارواح کی کنجیاں میرے پاس ہیں، پہلو میں لٹک رہی ہیں۔“ آپ ایک فاتح کی بات کرتے ہیں!“ دیکھیں، میں نے فتح پائی ہے، اور میں نے تمہارے سفر کیلئے ایک شاہراہ تیار کر دی ہے۔“

(51) انسان کو آسمان سے رد کر دیا گیا تھا، اور شاہراہیں بند ہو گئی تھیں۔ کوئی بھی شاہراہ نہیں تھی۔ مگر، جہاں کوئی شاہراہ نہیں تھی، وہاں وہ ایک شاہراہ بنانے آ گیا۔ وہ، میرے خُدا! پہلی لائن میں شک کے آسیب تھے، اُس سے اگلی میں تعصب بازی تھی، اُس سے اگلی میں خود غرضی تھی، اور یہ زمین شیطانی قوتوں کی قطاروں سے ڈھکی ہوئی تھی؛ پھر بیماریاں، اور تکلیفیں تھیں۔ لیکن جب وہ عالم بالا پر صعود فرماتا ہے! کل رات ہم نے اُسے عالم ارواح سے باہر نکلتے دیکھا تھا، اور موت اور عالم ارواح کی کنجیاں اُسکے پہلو کیساتھ لٹک رہی تھیں۔ اور آج صبح ہم اُسے صعود فرماتے دیکھ رہے ہیں۔ ہلکو یا! جب وہ جی اٹھا، تو اُس کے پاس..... وہ فتح مند تھا۔ اور، جب اُس نے عالم بالا پر صعود فرمایا، تو اُس نے ہر شیطانی طاقت کو توڑ دیا جو انسان پر قابض تھی۔ اور جب وہ عالم بالا پر چڑھا، تو اُس نے آدمیوں کو انعام دیئے، پاک رُوح کے انعام دیئے۔ وہ زور آور فاتح ہے! آج صبح بھی، وہ اکیلا کھڑا ہے! اور، اُسکے اور ہر ایماندار کے درمیان، پاکیزگی کی ایک بابرکت شاہراہ موجود ہے جس پر راستباز چلیں گے۔ اسیلئے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ صرف ایک ہی شاہراہ ہے جو جلال سے کاٹ کر بنائی گئی ہے۔ جب وہ شیطانی طاقتوں کے راستوں سے گزرا تو اُس نے لہو لہان قدموں کے نشان چھوڑ دیئے، اور اُن تمام راستوں سے گزرتے ہوئے، اُس نے ہمارے لیے شاہراہ بنادی۔ آج صبح، وہ زور آور فاتح ہوتے ہوئے، عالم بالا پر بیٹھا ہوا ہے!

(52) اُس کے لوگ جشن منا رہے ہیں۔ اور اُن میں سے ہزاروں ہزار، دُنیا بھر میں، فتح کا نعرہ

لگا رہے ہیں۔

(53) میں نے اُس پرانی سرد سڑکی کلیسیائی شمولیت پر غور کیا ہے۔ میں تصور کر سکتا ہوں کہ جیسے کوئی

کہہ رہا ہے..... میں آپ کو اس کا رد کیا جانا دکھاؤں گا۔

(54) دیکھیں، اب جیسے ہی پہلی جنگ ختم ہوئی، تو سڑک پر پیغام آ گیا، گرے ہاؤنڈ بس میں

آجائیں۔ اُنھوں نے کہا، ”یہ سب شور شرابہ کیا ہے؟ یہ سب کچھ کیا ہے؟“

(55) اُن میں سے ایک نے کہا، ”یہاں دیکھیں، یہاں پیپر موجود ہے۔ جنگ ابھی ختم ہوئی ہے۔ اور سب لکار رہے ہیں اور نعرے لگا رہے ہیں۔“

(56) لیکن ایک عورت نے کہا، ”اوہ، میرے خُدا یا، یہ کیوں اتنی جلدی ختم ہو گئی؟“ اور کہا، ”کاش کے یہ کچھ دن اور چلتی،“ اور کہا، ”یوں جان اور میں آسانی سے گلیوں میں گھومتے رہتے۔“ اور کہا، ”ہم وہاں بیٹھے رہتے۔“

(57) بس کی گھنٹی والی جگہ کے پیچھے ایک آدمی کھڑا ہوا تھا؛ اُس نے اُس عورت کو پکڑ لیا، اور اُسے تقریباً دروازے سے باہر پھینکنے لگا تھا۔ اور جب پولیس نے اُس آدمی کو گرفتار کر لیا، تو اُس آدمی نے کہا، ”یہ کرنے کی ایک وجہ تھی،“ اُس آدمی نے کہا، ”اُس عورت کا وہاں کوئی نہیں ہے جس کیلئے یہ فکر مند ہوتی۔“ مگر میرے وہاں دولٹر کے ہیں۔“ اُس نے کہا، ”اسیلئے میں اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکا۔“

(58) اوہ، بھائی، اُس پار میرا والد ہے۔ اُس پار میرے عزیز ہیں۔ یسوع کی فتح، میرے لیے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ وہاں میری بیوی ہے۔ میری بچی ہے۔ میرے عزیز ہیں۔ وہ عظیم زور آور فاتح ہے! آپ مجھے ”پوتر شور کرنے والا“ یا ایک ”مذہبی جنونی“ کہہ سکتے ہیں، یا جو بھی آپ چاہیں کہہ سکتے ہیں، مگر، میرا ایمان ہے بڑی جنگ ختم ہو چکی ہے، اور قیمت ادا ہو چکی ہے، اور فتح ہو چکی ہے۔ یسوع مُردوں میں سے جی اٹھا ہے، اور اُس نے اپنی مسیحانہ آخری مہر لگا دی ہے، اور سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ آج صبح، وہ زندہ ہے، اور موت اور عالم ارواح کی کنجیاں اُس کے پاس ہیں۔ میرے اپنے عزیز سرحد کے اُس پار ہیں۔ اور میں اُس عظیم اُشنان قدیم شاہراہ پر گامزن ہوں، اور اُنھیں ملنے کیلئے آگے بڑھ رہا ہوں۔ ایسا مت سوچیں میں پاگل ہوں۔ اوہ، میں بہت خوش ہوں سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے! اور یہ مکمل شدہ کام ہے۔

جی کر، اُس نے مجھ سے پیار کیا؛ مگر، اُس نے مجھے بچایا؛

دفن ہو کر، اُس نے میرے گناہوں کو دُور کر دیا؛

زندہ ہو کر، اُس نے سدا کیلئے مفت راستہ زہڑھرا دیا:

کسی دن وہ آئے گا۔ اوہ، وہ کیسا جلالی دن ہوگا!

(59) یہ قدیم مبارک پاک رُوح کا پتسمہ ہے، جو اُس عظیم پرانی شاہراہ پر ہماری راہنمائی کرتا ہے، اوہ، یہ کس قدر جلالی ہے! میں اس سے کیسے شرماسکتا ہوں؟ میں آج صبح، مقدس پولس کیساتھ کھڑا ہو کر، یہ کہتا ہوں، ”میں یسوع مسیح کی انجیل سے شرماتا نہیں، اس واسطے کہ یہ نجات کیلئے خُدا کی قدرت ہے۔“ یہ بیماریوں پر قدرت رکھتی ہے۔ یہ موت پر قدرت رکھتی ہے۔ یہ قبر پر قدرت رکھتی ہے۔

(60) جب وہ سخت، بوڑھا رسول اپنی راہ کے اختتام پر پہنچا، اور اُنھوں نے اُس کیلئے قبر کھودی، تو موت اُس کے سامنے تھی، اور وہ موت کیسا منہ ہنس پڑا۔ اور اُس نے کہا، ”اے موت، تیرا ڈنک کہاں رہا؟ اے قبر، تیری فتح کہاں رہی؟“ پھر اُس نے خُدا کی حمد و ثنا کا نعرہ لگا کر کہا، ”مگر خُدا کا شکر ہے جو ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ہم کو فتح بخشا ہے!“

(61) سب سے زور آور فاتح جو کبھی آیا، سب سے زور آور فاتح جو کبھی موا، وہی اکیلا تھا جو اسے فتح کر سکتا تھا؛ وہ موا، اور موت کو فتح کر لیا، اور فتح پا کر دوبارہ جی اُٹھا! اُس نے ثابت کر دیا وہ کیا تھا۔ اور یہ اُسکی آخری میمانہ مہر تھی۔

(62) اور اب، اگر اتفاق سے، آج صبح اس عمارت میں کوئی ایسا شخص موجود ہے، جو کلیسیا کا نیم گرم رُکن ہے، اور جنگ ختم ہونے کی خوشی کو نہیں جانتا ہے۔ تو دیکھیں لوگ چپختے چلاتے ہیں، لوگ خوشی مناتے ہیں، لوگ روتے ہیں! اور آپ کہتے ہیں، ”انکے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟“ وہ جانتے ہیں یہ ایک مکمل کام ہے۔ اور ختم ہو چکا ہے! یقیناً! ہم بینڈ بجا رہے ہیں۔ [بھائی برتھم تالیاں بجاتے ہیں۔ ایڈیٹر۔] ہم نرم گئے پھونک رہے ہیں، اور خوشخبری دے رہے ہیں۔ اور خُدا کی قدرت اور جلال کا علم ہو چکا ہے۔ اور یہ ایک مکمل شدہ کام ہے، اور معاہدے پر دستخط ہو چکے ہیں؛ خُدا کو جلال ملے، مسیح نے اپنے خون سے اس پر دستخط کر دیئے ہیں! جنگ ختم ہو چکی ہے۔ فتح ہو چکی ہے۔ میں اسے کبھی جیت نہیں سکتا تھا، مسیح نے اسے جیت لیا ہے! میں اسکے لئے خوش ہوں۔ میرے خُدا یا!

(63) جب اُن لڑکوں میں سے کچھ بیرون ملک سے واپس آئے، تو اُنھوں نے مجھے بتایا، جب جہاز نیویارک میں پہنچا، اور جیسے ہی بند گاہ پر رکا، تو اُنھوں نے اوپر کی جانب نگاہ ڈالی تو اُنھوں نے

آزادی کے مجسمے کو دیکھا۔ یہی پہلی چیز ہے جو آپکو، اوپر کی طرف نظر آتی ہے۔ اور اُن میں سے کچھ معذور تجربہ کار سپاہی جہاز کے عرشے پر کھڑے ہو گئے، تاکہ آزادی کے مجسمے کو دیکھ پائیں۔ اور جب اُنھوں نے آزادی کے اُس مجسمے کو دیکھا، تو وہ رونا شروع ہو گئے۔ وہ رو پڑے۔ وہ ضبط نہ کر سکے۔ اور ایک بڑا آدمی کھڑا ہو گیا، جسکے ہاتھ کھر درے تھے، اور وہ تھر تھرانے اور کانپنے لگ گیا۔ وہ اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکے۔ کیوں؟ کیونکہ وہ مجسمہ آزادی کی علامت تھا۔ اور اُس آزادی کے مجسمہ کے پیچھے، دیکھیں..... ماں، باپ، بہن بھائی، عزیز واقارب، بیوی، بچے، اور باقی لوگ تھے جو اُس سرزمین پر تھے، اور اُن کو عزیز تھے۔ اور اس سے پہلے وہ چل کر اندر جاتے، اُنھوں نے دیکھا لیا تھا، یہ آزاد لوگوں کی سرزمین ہے اور بہادر لوگوں کا گھر ہے۔ یقیناً، یہ لمحہ آپ کے جذبات کو ہلا کر رکھ دیتا ہے، اور پھر وہ قدیم پرچم لہرایا گیا۔ ذرا اس کے بارے میں سوچیں، ایک جنگجو تجربہ کار سپاہی ہندو گاہ پر آ رہا ہے! یقیناً، یہ ایک شاندار وقت تھا۔

(64) لیکن، اوہ، بھائی، انہی دنوں میں سے ایک صبح، جب صیون کا قدیم جہاز چلے گا، اور میں وہاں کھڑا ہو کر اُس علامت، یعنی پرانی کھر دری صلیب کو دیکھوں گا! جب آندھیاں جہاز کے پرانے گرے رنگ کے بیڑوں سے ٹکرا رہی ہوں گی، اور وہ موت کی دھند سے گزر رہا ہو گا۔ یہ کیسی شاندار فتح ہے! دیکھیں، حیران ہونے کی بات نہیں اسلئے ہم اپنے جذبات کو قابو نہیں رکھ پاتے ہیں! کیونکہ کچھ ہوا ہے، اور ہم ساتھی بن گئے ہیں۔ کام مکمل ہو گیا ہے۔

(65) جب اُنھوں نے شمالی اور۔ اور۔ اور جنوبی آسٹریلیا کے درمیان، سڈنی سے، جنوبی سڈنی تک پُل بنانے کا سوچا۔ تو ہر آدمی کو لیا..... پس، وہ پورے ملک میں گئے، تاکہ ایسے آدمی کو تلاش کریں جو اس کام کو کر سکیں۔ کیونکہ یہ بہت بڑا کام تھا، پس اُنھوں نے کہا یہ کام کوئی بھی نہیں کر پائیگا۔ آخر کار، انگلینڈ کے ایک آدمی نے کہا، ”میں یہ کام کروں گا۔“ اور جب وہ اس کام کیلئے وہاں گیا، تو اُس نے اُس پُل میں لگنے والے ہر بولٹ کو پرکھا۔ اُس کی عزت کا سوال تھا۔ اُس نے نیچے ڈالنے والی مٹی اور باقی چیزوں کو پرکھا۔ وہ ارد گرد گیا، اور اُس نے بہترین چیزوں کی تلاش کی؛ اور بہترین کاریگروں، اور بہترین کیمیادانوں کی تلاش کی، اور اپنی چاروں طرف، اُس نے سب سے بہترین

چیزوں کی تلاش کی۔ اور آخر کار جب پل مکمل ہو گیا، تو وہ دن آ گیا کہ اُسے پر کھا جائے۔

(66) اور تنقید کرنے والے ایک طرف کھڑے ہو گئے، اور وہ کہنے لگے، ”یہ قائم نہیں رہے گا۔ یہ گر جائے گا۔ کیونکہ وہاں بہت زیادہ ریت تھی۔“

(67) لیکن اُس نے بہت، بہت، بہت زیادہ، گہری کھودائی کی تھی۔ وہ پُر اعتماد تھا۔ وہ جانتا تھا ہر چیز کو پرکھا جاتا ہے۔ اور اُس نے کہا، ”پہلا سفر، میں خود کروں گا۔“ اور جب میئر کیسا منے، اُس نے پل پر چلنا شروع کیا، تو اُسکے پیچھے، ایک بڑی قطار، تقریباً چھ کی صف میں، چلتی آرہی تھی، اور اُس پل کو ہلا رہی تھی۔ اور وہ عظیم شخص جس نے اُسے بنایا تھا، اُس جلوس کے آگے آگے، اس طرح چل رہا تھا، ”اگر یہ پل گرتا ہے، تو میں یہاں ہوں۔“ مگر وہ پُر اعتماد تھا۔

(68) اسی طریقے سے ہمارے مقدس خُداوند نے کیا جب اُس نے اپنی کلیسیا بنائی! تو اُس نے ہر بولٹ کو پرکھا، تاکہ کلیسیا میں جانے والی ہر چیز، اُسکے خون سے دھل کر جائے! اور تنقید کرنے والوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا، اور کہا، ”یہ جنونیوں کا گروہ ہے، یہ قائم نہیں رہیگا۔“ لیکن ان شاندار دنوں میں سے ایک دن! یہ عظیم اور زور آور فاتح جو آج ہمارے آگے آگے چل رہا ہے، اور فتح مند ہے! وہ کہتا ہے اسے ہلنے دو، جو دنیا کرتی ہے کرنے دو، وہ دیکھ لے گا..... اس میں کسی طرح کی، کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی، کیونکہ اُس نے راستہ بنا دیا ہے، اور اسے مکمل کر دیا ہے۔ یقیناً!

(69) آج ہم لوگوں کی اصطلاحات کی بات کرتے ہیں، اور دُنیا کی چیزوں پر اپنے ذہن لگاتے ہیں۔ لیکن بھائی، میں آپ کو کچھ بتاتا ہوں، مجھے کبھی بھی انجیل پر شرمندگی نہیں ہوئی! اوہ، بھائی، میں پرانی طرز کا بندہ ہوں، نئے سرے سے پیدا ہوا ہوں، اور پاک رُوح سے، یعنی خُدا کے رُوح سے جہما ہوں۔ میں اس طرح پیدا ہوا ہوں، اور میں ایسا ہی ہوں، اور میں ہمیشہ ایسا ہی رہنا چاہتا ہوں۔

(70) زیادہ عرصہ نہیں ہوا، ایک بار، ایک لڑکی کا لُج گئی۔ وہ بہت، پیاری لڑکی تھی۔ اور جب وہ واپس گھر آئی، تو وہ کالج کے کچھ نظریات اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئی۔

(71) اور شاید، آج صبح، آپ میں سے کچھ نے اپنے ساتھ باہر والوں کے نظریات رکھے ہوئے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے آپ نے چرچ کیلئے، اپنے بہت سارے، نظریات اکٹھے کر لئے ہوں۔ بھئی، ان

سے چھٹکارا پائیں، سب سے اچھا کام یہ ہے جو میں کرنا جانتا ہوں۔

(72) پھر اُس لڑکی کی، ٹرین روکی، اور اُس لڑکی نے اپنے ساتھ اپنی ایک سہیلی کو بھی لے لیا تھا، اور وہ ایلوس پر سیلے کی طرح، شرارتی لڑکی تھی، آپ سمجھ گئے ہیں۔ آپ جانتے ہیں، وہ ٹرین میں، کھڑی ہوئی تھی، اور اُس کی ماں باہر کھڑی ہوئی تھی، وہ بوڑھی عورت وہاں کھڑی ہوئی تھی، اور اُسکے چہرے پر، دھبے ہی دھبے تھے؛ اور، جھکے ہوئے کندھے تھے؛ اور لٹھے کا لباس پہنا ہوا تھا، اور اُس کے کندھوں پر ایک شال تھی۔ اور اُس شرارتی لڑکی نے جو اُس کیساتھ تھی، یعنی اُس دوسری لڑکی نے وہاں دیکھا، اور کہا، ”بھئی، وہ خستہ حال، بد بخت اور بد صورت بوڑھی کون ہے؟“

(73) خیر، آپ جانتے ہیں، اُس لڑکی کو بہت شرمندگی محسوس ہوئی، اور اُس نے کہا، ”میں نہیں جانتی“، کیونکہ وہ بہت دلکش تھی، اور اُس کے دماغ میں بہت سارے دنیاوی نظریات تھے۔ حالانکہ وہ اُس کی اپنی ماں تھی۔

(74) جب وہ لڑکی ٹرین سے اُتری، تو وہ بوڑھی ماں اُس کی طرف دوڑی، تاکہ اُسے اپنی بانہوں میں لے لے۔ اور اُس نے کہا، ”اوہ، پیاری بیٹی، خُدا تمہارے دل کو برکت دے۔“ اور وہ لڑکی پیچھے کی طرف مڑی اور چلنا شروع کر دیا، جیسے وہ اُسے جانتی نہیں تھی۔ اور وہ لڑکی شرمندگی محسوس کر رہی تھی، کیونکہ اُس کی ماں بہت بد صورت تھی۔

(75) اور دیکھیں، ٹرین کے کنڈیکٹر کو، اس کہانی کا علم تھا۔ وہ وہاں چلتا ہوا آیا، اور اپنا ہاتھ اُس لڑکی کے کندھے پر رکھا، اور لوگوں کیساتھ اُسے گھما کر، کہا، ”تمہیں شرم آنی چاہیے! تمہیں شرم آنی چاہیے!“ اور کہا، ”میں نے وہ وقت دیکھا ہے جب تمہاری ماں تم سے دس گنا زیادہ خوب صورت تھی۔“ اور کہا، ”وہ تھی..... اور میں پڑوس میں رہتا تھا۔“ اور کہا، ”تب تو ایک چھوٹی بچی تھی، اور تو اپنے جھولے میں اوپر والی منزل پر تھی۔ اور تیری ماں پیچھے صحن میں کپڑوں کو سکھا رہی تھی۔“ اور کہا، ”پھر اچانک سے، بھئی میں آگ لگ گئی، اور پورا گھر شعلوں کی لپیٹ میں آ گیا تھا۔ اور تیری ماں فوراً دوڑی، کیونکہ وہ جانتی تھی، تو اوپر والی منزل میں ہے۔ کہا، ”لوگوں نے شور مچایا، اور اُسے پکڑنے کی بڑی کوشش کی۔ لیکن جو بھی رکاوٹ آئی اُس نے اُسے جھٹک کر، دُور کر دیا، اور شعلوں میں سے دوڑتی

ہوئی، اوپر والی منزل پر چلی گئی؛ اور اپنے بدن کا کپڑا لیکر، تمہیں اُس میں لپیٹ لیا۔ اور وہ تمہیں لپیٹ کر، شعلوں میں سے ہوتی ہوئی، باہر آگئی۔ اور وہ صحن میں آکر، بے ہوش ہوگئی، اور تُو اُسکی بانہوں میں تھی۔“ اور کہا، ”جو چیز اُسے بچا سکتی تھی، اُس نے وہ چیز تیری حفاظت کیلئے قربان کر دی۔“ اور کہا، ”اسی وجہ سے تُو آج خوبصورت ہے، اور وہ بدصورت ہے۔ اور تُو مجھے یہ بتانے کی کوشش کر رہی ہے، کہ تجھے اپنی ماں کے ان داغوں سے شرمندگی محسوس ہو رہی ہے؟“

میں آج یہ سوچتا ہوں:

کیا یسوع تنہا صلیب اٹھائے،

اور ساری دُنیا آزاد ہو جائے؟

سب کیلئے ایک صلیب ہے،

میرے لیے ایک صلیب ہے۔

(76) یسوع کو دُنیا نے ”بعلز بول“ کہا، اور اُس کا مذاق اڑایا اور اُسکو ٹھٹھا کیا گیا، اور اُسے صلیب پر لٹکا دیا گیا، اور وہ میرے لیے شرمندگی کا باعث بنا، مگر میں اُسکی پاکیزگی کی رُسوائی برداشت کرنے کیلئے بہت زیادہ خوش ہوں۔ جی ہاں، جناب۔ مجھے، ”جنونی کہیں!“ یا جو کچھ بھی آپ چاہتے ہیں کہیں، یا جیسا تبصرہ کرنا چاہتے ہیں آپ کریں۔ اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ آج صبح، میں بہت خوش ہوں، کہ، میرے دل میں، جی اٹھا مسیح زندہ ہے، اور حکمرانی کر رہا ہے۔ میں اُسکی رعایا میں سے ایک ہوں۔ میں بھروسہ رکھتا ہوں کہ، آپ بھی ہیں۔

(77) اب ہمارا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اور اب ٹھیک سات بج چکے ہیں، اور ہم نے کہا تھا، ہم اسے برخاست کر دیں گے۔ اور اگلی عبادت تقریباً دو گھنٹے کے اندر اندر شروع ہو جائے گی، دیکھیں، ساڑھے نو بجے شروع ہوں گی۔

آئیں ایک لمحے کیلئے، ہم اپنے سروں کو، دعا میں جھکا لیتے ہیں۔

(78) مقدس آسمانی باپ، پینتالیس منٹ گزر چکے ہیں، کلام سنا دیا گیا ہے۔ اور ہمارے دل خوشی سے لبریز ہیں۔ جشن جاری ہے؛ اور یہ ایک دن کا جشن نہیں ہے، یہ ابدی جشن ہے! جلال میں،

فرشتے گارہے ہیں۔ اے خُدا، کلیڈیا، فتح مند ہو کر، گارہی ہے۔ خوشی کی گھنٹیاں بج رہی ہیں۔ وہ جانیں جن کو کبھی موت کی سزا سنائی گئی تھی، اور مرنے اور شیطان کی قبر میں جانے کیلئے کہا گیا تھا، اب اُس شیطان پر بھی فتح ہو چکی ہے! موت پر فتح ہو چکی ہے۔ قبر پر فتح ہو چکی ہے۔ بیمار یوں پر فتح ہو چکی ہے۔ تو ہم پرستی پر فتح ہو چکی ہے۔ عداوت پر فتح ہو چکی ہے۔ نفرت پر فتح ہو چکی ہے۔ اختلاف پر فتح ہو چکی ہے۔ اور گمنڈ پر فتح ہو چکی ہے۔ اور نام نہادی پر فتح ہو چکی ہے۔ اور ہر چیز پر فتح ہو چکی ہے۔ مسیح عظیم فاتح ہے!

دیکھو! عظیم فاتح کو دیکھو، (شاعر نے کہا)

دیکھو! اُسے صاف نظر سے دیکھو،

کیونکہ وہ عظیم فاتح ہے،

اُس نے پردہ دو حصوں میں پھاڑ دیا ہے۔

(79) اُس نے وہ پردہ پھاڑ دیا ہے جو بنی نوع انسان کو خُدا سے چھپاتا تھا، اور اب خُدا انسانوں کے اندر سکونت کرتا ہے۔ اُس نے وہ پردہ پھاڑ دیا ہے جو خُدا کی شفا کو روکتا تھا۔ اُس نے وہ پردہ پھاڑ دیا ہے جو خُدا کی برکات کو روکتا تھا۔ اُس نے وہ پردہ پھاڑ دیا ہے جو خُدا کی خوشی کو روکتا تھا۔ اُس نے وہ پردہ پھاڑ دیا ہے جو خُدا کی سلامتی کو روکتا تھا۔ اب پردہ دو حصوں میں پھٹ چکا ہے۔ اپنے خون کے ساتھ، اب وہ بطور فاتح چل پھر رہا ہے! جنگ ختم ہو چکی ہے، اُس نے اپنے جی اُٹھنے سے ثابت کر دیا ہے۔ اور اب پاک رُوح بطور ایک گواہ، ہماری راہنمائی کیلئے بھیجا گیا ہے۔

(80) اے ابدی خُدا، اگر آج صبح یہاں کوئی ایسا ہے، جو ابھی تک شاہراہ سے، ادھر ادھر چل رہا ہے، اور کسی کنارے پر پڑا ہوا ہے، اور کبھی بھی درمیان میں چلنے کے قابل نہیں ہوا، تاکہ عظیم ہیروز کے ساتھ چلے، اور اُن عظیم ہیروز کے ساتھ چلے جو شاہراہ کے وسط میں چلتے ہیں، آج صبح، ہم دُعا کرتے ہیں، کہ یہ لوگ اپنا سب کچھ تیرے حوالے کر دیں، اور اُس عظیم فتح سے لطف اندوز ہوں جو ہمارے زندہ خُداوند نے حاصل کی ہے۔ اے باپ، یہ بخش دے، ہم یہ دُعا مسیح کے نام میں مانگتے ہیں۔

(81) اور جبکہ ہمارے سر جھکے ہوئے ہیں۔ تو میرا خیال ہے، اس وقت کے دوران، آپ اپنے

ہاتھ مسیح کی طرف اٹھالیں، اور کہیں، ”اے مسیح، میں تجھے سہراتا ہوں، اور میں پھر کبھی تجھ سے نہیں شرمائوں گا۔ میں تھوڑا خوفزدہ تھا۔“ خاتون، خُدا آپ کو برکت دے۔ جناب، خُدا آپ کو برکت دے۔ آپ کو، خُدا آپ کو برکت دے۔ اوہ، میرے خُدا، اب ہر طرف ہاتھ ہی ہاتھ ہیں! ”میں تھوڑا سا خوفزدہ تھا۔ میں شرماتا تھا۔ لیکن اب میں واقعی اپنے مقام کو دیکھ چکا ہوں۔ مجھے ایسا کبھی نہیں کرنا چاہیے تھا۔ مجھے کھڑا ہونا چاہیے، اور اپنی گواہی دینی چاہیے! مجھے بالکل ایسا کرنا چاہیے۔ مجھے سب کو بتانا چاہیے، میں نئے سرے سے پیدا ہوا ہوں۔ مجھے سب کو بتانا چاہیے، مجھے پاک رُوح ملا ہے۔ اور میں انجیل سے شرماتا نہیں ہوں، کیونکہ نجات پانے کیلئے یہ خُدا کی قدرت ہے۔ میں ایک حقیقی آگے بڑھنے والا مسیحی بننا چاہتا ہوں۔ میں ایسا نہیں تھا۔ لیکن، خُدا کی مدد سے، اور آج ایسٹر کی صبح، میں ایسا بن کر رہوں گا۔ میں ایسا ہوں گا۔“ اب اس سے پہلے ہم دُعا کریں اگر کوئی اور ہے تو اپنا ہاتھ اٹھائے؟ خُدا آپ کو، آپ کو، اور آپ کو بھی برکت دے۔

(82) میرے خُدا، فیصلوں پر غور کریں! کم از کم پچیس یا تیس ایسے لوگ ہیں، جنہوں نے اس چھوٹے سے گروہ میں بیٹھ کر آج صبح، یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ پس آج کی عظیم فتح منہ صبح کے وسیلے، اور خُدا کے فضل کے وسیلے، یہ اس کام کو کرنے جا رہے ہیں، اور یہ انجیل سے کبھی نہیں شرمائیں گے، کیونکہ یہ نجات پانے کیلئے خُدا کی قدرت ہے۔

(83) اے خُدا، ہاتھ اٹھ چکے ہیں، اور موسیقی سُر ملی آواز میں گونج رہی ہے، اور ہم موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے ہیں، کیونکہ تُو نے فرمایا ہے، ”جو میرا کلام سنتا، اور میرے بھیجنے والا کا یقین کرتا ہے، ابدی زندگی اُس کی ہے۔“ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے ہیں، چنانچہ تُو نے موت کو گلے سے لگالیا، تاکہ وہ تیرے جی اٹھنے کے وسیلے زندگی پائیں۔ اور تجھے فرشتوں سے کچھ ہی کم تر بنایا گیا، اور تُو ایک آدمی بن کر نیچے آ گیا، اور اُس عظیم تھیوفی سے باہر قدم رکھا، اور خون اور گوشت بن گیا، اور خون بہا کر، ہم سب کیلئے نجات کا راستہ بنا دیا۔ اور صرف یہی نہیں کیا، (ہم بائبل میں پڑھتے ہیں)، بیشک، تُو نے مُردوں میں سے زندہ ہو کر، یہ ثابت کر دیا، اور جب تُو زمین پر تھا تُو نے مُردوں کو زندہ کیا، صرف یہی نہیں کیا، بلکہ تُو نے جو کچھ، ابرہام کے ساتھ کیا، تُو نے اس کی دوہری

تصدیق کر دی؛ اور، اسکے علاوہ، تُو نے پاک رُوح کو گواہ بنا کر واپس بھیجا۔ اور اب ہمارے ساتھ، اور ہمارے اندر اُسکی مقدس حضوری موجود ہے، جو ہماری راہنمائی کر رہی ہے، اور ہمیں تمام سچائی اور نور کی طرف لیکر جا رہی ہے۔

(84) ہم اُٹھے ہوئے سب ہاتھوں کیلئے تیرا شکر یہ ادا کرتے ہیں، جو آج صبح، یہ کہہ رہے ہیں، ”مسیح اب میرا ہے۔“ اے خُدا، اگر انھوں نے اپنے مبارک خُداوند کی عظیم، موت، اور تدفین، اور جی اُٹھنے کی نمائندگی کیلئے، پانی کا پتسمہ کبھی نہیں لیا، تو ہونے دے یہ آج صبح کی عبادت میں اپنے کپڑے ساتھ لیکر آئیں، اور ٹھنڈے تالاب میں اترنے کیلئے تیار ہو جائیں۔ اے باپ، یہ بخش دے۔

(85) ہمیں برکت دے۔ اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ تاکہ آنے والے زمانوں میں ہم تیری حمد کریں۔ جب جنگ ختم ہو جائے، جب دُھواں چھٹ جائے، اور جب ہمارے زمینی ہونٹوں کی خوشی، اور باقی سب کچھ، جسکے وسیلے ہم تیری تعریف کرتے ہیں ختم ہو جائے، تو پھر تُو ہمیں اپنی تعریف کرنے کیلئے، نئی آواز، اور نیا وجود عطا کرنا۔ تاکہ ہم خوشی کیساتھ اندر داخل ہو سکیں۔ پس ہم یہ دُعا مسیح کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین!

(86) اب آئیں اپنے قدموں پر کھڑے ہو جائیں.....؟..... ساڑھے نو بجے والی، عبادت کو مت بھولیں۔ گھر جائیں، اور ناشتہ کریں۔ اور واپس آئیں، ہم آپ کی واپسی کیلئے پُر امید ہیں۔ اور پھر، آج رات کو بھی یاد رکھیں۔ مجھے آج دوپہر، دُعا اور مطالعہ کیلئے جانا ہے۔

(87) پس میں آپ سے کہتا ہوں، کہ مسیح زندہ ہے، وہ مُردہ نہیں ہے۔ اور میں اپنے پورے دل سے، یقین کرتا ہوں، کہ وہ آج رات بھی اس عمارت میں موجود ہوگا، تاکہ وہ دکھائے کہ وہ زندہ ہے، اور وہی کام کریگا جو اُس نے پہلے ایسٹر کی صبح کیے تھے اور اپنے زندگی کے سفر کے دوران سرانجام دیئے تھے۔ اگر ایسا نہیں ہوتا، تو پھر میں ایک جھوٹا نبی ہوں۔ مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہے کہ اس تاریک گھڑی میں جس میں اب ہم زندگی بسر کر رہے ہیں، جبکہ تمام اُمیدیں، بظاہر، دم توڑ چکی ہیں؛ لیکن مسیح، ایک ٹھوس چٹان ہے جس پر ہم کھڑے ہو سکتے ہیں، کیونکہ باقی ساری دُنیا ڈوبتی ہوئی ریت ہے۔ ٹھیک ہے۔

(88) ہمارا برخاست ہونے والا، یہ چھوٹا سا گیت ہے، یسوع کا نام اپنے ساتھ لے لو۔ اب آئیں، سب مل کر گاتے ہیں۔

یسوع کا نام اپنے ساتھ لے لو،

اے دُکھ ورنج کے بچو؛

یہ خوشی دے گا اور.....

(89) دائیں طرف مڑیں، اور ہاتھ ملائیں، اور کہیں، ”خُداوند کی تعریف ہو“، آپ کسی سے

کہیں۔ (ٹھیک ہے، خُداوند کی تعریف ہو.....؟.....)

زمین کی اُمید اور آسمان کی خوشی؛

بیش قیمت نام، اوکتنا پیارا!

زمین کی اُمید اور آسمان کی خوشی۔

(90) اب ہر کوئی اس طرف دیکھے۔ آئیں اُس کی تعریف کرتے ہیں۔ آئیں ذرا اپنے ہاتھ اٹھا

کر، کہتے ہیں، ”اے خُداوند، میری جان بچانے کیلئے، تیرا شکریہ۔“ ٹھیک ہے، ہر ایک!

اے خُداوند، میری جان بچانے کیلئے، تیرا شکریہ،

اے خُداوند، مجھے تندرست کرنے کیلئے، تیرا شکریہ؛

اے خُداوند، مجھے عطا کرنے کیلئے، تیرا شکریہ،

کیونکہ تیری عظیم نجات کامل اور مفت ہے۔

(91) کیا با برکت بات ہے! کیا آپکو اُس سے محبت ہے؟ تو کہیں، ”آمین۔“ اوہ، دیکھو.....

بچو، اب سب کچھ مکمل ہو گیا ہے۔ سب کچھ ختم ہو گیا ہے، اب مزید کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے، اب مزید

کوئی جنگ وجدل نہیں ہے، آپکو کچھ نہیں کرنا ہے؛ یہ کام پہلے ہی ہو چکا ہے۔ ہم صرف خوشی منائیں!

اوہ، میرے خُدا یا! ہم اُس میں، کامل ہیں!

..... بھروسہ کر رہے ہیں،

تمام خطروں سے محفوظ اور بے خوف ہیں؛

بھروسہ کر رہے ہیں، بھروسہ کر رہے ہیں،
 لازوال بازوؤں پر بھروسہ کر رہے ہیں۔
 اوہ، اس سفر پر چلنا کتنا خوشگوار ہے،
 لازوال بازوؤں پر بھروسہ کر رہے ہیں؛
 اوہ، راستہ دن بدن کتنا روشن ہوتا جا رہا ہے،
 لازوال بازوؤں پر بھروسہ کر رہے ہیں۔
 بھروسہ کر رہے ہیں، بھروسہ کر رہے ہیں،
 تمام خطروں سے محفوظ اور بے خوف ہیں؛
 بھروسہ کر رہے ہیں، بھروسہ کر رہے ہیں،
 لازوال بازوؤں پر بھروسہ کر رہے ہیں۔
 اگر رومال ہے، تو اُسے باہر نکالیں، آپ ایسا کر سکتے ہیں۔
 اوہ، بھروسہ کر رہے ہیں،

تمام خطروں سے محفوظ اور بے خوف ہیں؛
 بھروسہ کر رہے ہیں، بھروسہ کر رہے ہیں،
 لازوال بازوؤں پر بھروسہ کر رہے ہیں۔
 اب اپنی بائبل لیں!

بھروسہ کر رہے ہیں، بھروسہ کر رہے ہیں،
 تمام خطروں سے محفوظ اور بے خوف ہیں؛
 بھروسہ کر رہے ہیں، بھروسہ کر رہے ہیں،
 لازوال بازوؤں پر بھروسہ کر رہے ہیں۔

(92) یہ کیا ہے؟ محفوظ اور بے خوف ہیں، سب ختم ہو گیا ہے، سب کچھ ختم ہو گیا ہے، جنگ ختم ہو گئی ہے، آخری مہر کھل چکی ہے، وہ صعود فرما گیا ہے۔ بَلِّغُواہ!

بھروسہ کر رہے ہیں، بھروسہ کر رہے ہیں،
 تمام خطروں سے محفوظ اور بے خوف ہیں؛
 بھروسہ کر رہے ہیں، بھروسہ کر رہے ہیں،
 لازوال بازوؤں پر بھروسہ کر رہے ہیں۔

(93) اب آئیں اپنے سر اُس خاک کی جانب جھکائیں جہاں سے خُدا نے ہمیں لیا تھا، اور پھر ایک دن اسی زمین کی خاک میں سے ہمیں اُپر اُٹھائیگا۔ کیونکہ ہمارا خُداوند، خاک میں چلا گیا، اور پھر خاک سے باہر آ گیا، تاکہ ہمیں اپنی لافانی رُوح عطا فرمائے، وہ خاک سے اُٹھا، اور وہ سب جو اُس میں ہیں، کسی دن اُس کے ساتھ، مقدس سر زمین کی جانب چلیں جائیں گے۔

(94) جبکہ ہمارے سر جھکے ہوئے ہیں، تو میں دیکھ رہا ہوں کہ بھائی سمٹھ، آج صبح ہمارے درمیان موجود ہیں، جو چرچ آف گاڈ کے پاسٹر ہیں؛ کل رات مجھے کال کی تھی۔ بھائی سمٹھ، کیا آپ یہاں آئیں گے؟ اگر بھائی سمٹھ ہمیں دُعا کیساتھ برخاست کریں گے، تو مجھے بہت خوشی ہوگی۔ تاکہ آپ جلدی سے اپنے اپنے گھروں کو جائیں، اور اپنا اپنا ناشتہ کریں۔ اور پھر سنڈے سکول کی عبادت، اور نپتسمے کی عبادت کے لئے واپس آ جائیں، جو ٹھیک ساڑھے نو بجے شروع ہوگی۔ آئیں اپنے سروں کو جھکاتے ہیں، اور بھائی سمٹھ دُعا کے ساتھ ہمیں برخاست کریں گے۔



عظیم اور زور آور فاتح

(THE GREAT AND MIGHTY CONQUEROR)

URD57-0421s

ایسٹری بیداری کی سیریز

یہ پیغام برادر ولیم میرٹن برتنہم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں ایسٹر پرا تواری کی صبح تڑکے،
اپریل 21، 1957، برتنہم ٹیمر نیکل جیفرسن ویل، انڈیانا، یو۔ ایس۔ اے۔ میں دیا گیا، جو کہ ٹیپ
ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی
جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا ہے۔

URDU

©2023 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

700، B/3، کشمیر کالونی مین ڈبل روڈ، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org

حق اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS

P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.

www.branham.org